معمولاتِ چراغ ربانی

حضرت مولانا مرشد محمد کامل نعمانی غوث الوقت چراغ ربانی
ولید پوری قدس سرہٗ العزیز

حسب فرمائش

پیر طریقت بحر معرفت و حقیقت حضرت حسن منصور شاہ
عباسی کاملی متولی و سجادہ نشین خانقاہِ کاملیہ ولید پور شریف ضلع مئو

طباعت کنندہ: محمد مسعود احمد کاملی محلّہ نے پورہ ٹانڈہ امبیڈکر نگر

قمر پریس ٹانڈہ امبیڈکر نگر

6/ 29 - 145 اعلیٰ

17.4/20 - 87 سیفی

17.4/20 - 87 نوری

60 - استغفار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معمولات حضرت غوث الوقت چراغ ربّانی

مولانا محمد کامل صاحب نعمانی قدس سرہٗ وبرد مضجعہٗ

بعد حمد خداوند تعالیٰ مجدہٗ وصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمدن المصطفیٰ وآلہ الامجاد کہ صوفی محمد جان یاران حقیقت طالبان معرفت کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ میں تعلقہ سنکیرہ پرگنہ پچوتر ڈاکخانہ مروا ضلع غازی پور کا رہنے والا ہوں اور میرا سلسلہ نسبی حضرت خواجہ محمد سلطان کرمانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے جو بذریعہ ولایت کرمان سے ہند میں تشریف لائے اور مقام دہروارہ ضلع غازی میں قیام فرمایا۔ آپ کی اولاد میں اکثر لوگ جا بجا ضلع غازیپور میں آباد ہیں۔ اور آپ کا مزار مقدس اور اس کے متصل ایک مسجد ایک کنواں دہروارہ میں اب تک موجود ہے۔ مجھ کو تصوف اور مجاہدہ نفس اور تزکیہ باطن کا شوق غالب ہوا۔ ایک مدت تک اسی جستجو میں رہا۔ ایک شب کو خواب مجھ پر ظاہر ہوا کہ حضرت چراغ ربانی مولانا محمد کامل صاحب نعمانی کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت کرو اور تصوف کی تعلیم لے کر درجات فقر کے طے کرو۔ حسب ہدایت غیبی تاریخ ۵ محرم ۱۳۰۳ ہجری کو غوث الوقت چراغ ربانی کے حضور میں قصبہ ولید پور پرگنہ محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ میں حاضر ہوکر ممدوح کی زیارت سے فیض یاب ہوا۔ دو روز متواتر والاحضرت خادم پر توجہ فرماتے رہے۔

تیسرے دن خادم کو اپنے حجرہ خاص میں بلاکر اپنے سامنے بٹھایا بعد تلقین چند کلمات ضروریہ کے داخلِ طریقت فرمایا۔ اس کے دوسرے دن سے تعلیم بطریقہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب مستطاب موسوم بہ معمولات چراغ ربانی۔غوث الوقت عالم علوم طریقت وشریعت ولی کامل حضرت علامہ ومولانا محمد کامل صاحب نعمانی چراغ ربانی رحمۃ اللہ علیہ، المتوطن ولید پور کے روز وشب کے معمولات پر مبنی ہے۔ اس کتاب کی پہلی اشاعت ۱۹۰۵ء میں ہوئی تھی حضور کے مریدین ومعتقدین نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور حرز جاں بنا کر رکھا اور اپنی زندگی کو حضور مولانا صاحب چراغ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چل کر استوار کیا۔ اور منصب ولایت کے آسمان پر ماہ تاباں بنکر چمکے مگر افسوس کہ تادم تحریر دوسری اشاعت نہ ہوئی۔ ٹانڈوہ کے رہنے والے حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چاہنے والے محمد منیر اعظم کاملی نے بہت کدوکاوش سے ایک نسخہ حاصل کیا، اور زیور طبع سے آراستہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں کاملی فیوض وبرکات سے نوازے اور بامراد رکھے۔ آمین!

فقیر حسن منصور شاہ غفرلہٗ

سجادہ نشین خانقاہ کاملیہ، ماہ مارچ ۲۰۰۳ء

مطابق محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

رفع ہو اور پیر میں جو عیب دیکھے اس کو پوشیدہ رکھے اور پیر پر اعتراض نہ کرے، اور جو کام خلاف شریعت پیر کا دیکھے تو برملا پیر سے کچھ نہ کہے، اور پیر کے واسطے دعا کرے استغفار پڑھے تا کہ وہ عادت پیر کی جو خلاف شریعت ہے رفع دفع ہو جائے۔

اور جب مرید پیر سے جدا ہو تو جس مقام پر پیر ہو مرید اودھر پاؤں نہ کرے اور اُس طرف نہ تھوکے، اور خدا اور رسول کے دربار میں پیر کو اپنا وسیلہ سمجھے اور جو فیض کسی دوسرے بزرگ یا مزار سے مرید کو حاصل ہو اس کو اپنے پیر کے طفیل سے سمجھے اور جس قدر پیر کی محبت و یادگاری مرید کو زیادہ ہوگی۔ اوسی قدر پیر کا اثر مرید پر زیادہ ہوگا۔ اور پیر کے معمولات پر عمل کرنا مرید کو لازم ہے۔

ذکر معمولات حضرت مولانا و مرشدانا

معمول اوّل: وقت فجر اعوذ بِاللّٰہِ السمیعُ العلیم مِنَ الشیطان الرّجِیم ۳/ بار اور ھُوَاللّٰہُ الّذِیْ لاَ اِلٰہَ الاَّ ھوا عَالِمُ الْغَیْبِ والشَّھَادۃ ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم ٥ ھواللّٰہُ الَّذِیْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھو الملِکُ القُدّوس السَّلاَمُ المؤمِنُ المُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الجبّا المتکبر سُبحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْن ٥ ھُوَاللّٰہُ الْخَالِقُ البَارِیُٔ المصور لہٗ الاسماءُ الحسنٰی یسبح لہٗ مافیِ السمٰوٰتِ والارضِ وھُوَالعَزِیْزُ الحَکِیْم ٥ ایک بار جس کے پڑھنے سے ستر ہزار فرشتے پیدا ہوتے ہیں اور پڑھنے والے کی مدد کرتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اور درود اعلیٰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ رَسُوْلِکَ الْاَعْلٰی صَاحِبِ المِعْرَاجِ المعَلّٰی وَالعُرُوْجِ وَرَاءَ الْمُنْتَھٰی وَرُوِیَۃِ جَمَالِکَ الْمُجَلِّی فِیِ الْمَحَلّ الْاَدْنیٰ وَاٰلِہٖ

قادریہ نقشبندیہ شروع فرمایا۔ یہاں تک جملہ لطائف اور دوابر کی حقیقت اور اس کے انوار آپ کی توجہات سے خادم کو معلوم ہوئے جو مفصل میرے رسالہ انوار صوفیہ میں مذکور ہے اس تعلیم اور حضوری خدمت کو ۲۰ ربرس گزرے۔ شب وروز خدمت کرتا رہا اور آپ کے معمولات برابر دیکھتا رہا، اور اس کو بطور خود لکھتا رہا اب یہ قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اپنے برادرانِ طریقت کو آگاہ کروں تا کہ شائقین اس سے فیض یاب ہوں۔ لہٰذا اولاً پیر کے آداب صحبت کے متعلق چند ہدایات عرض کرنا ضروری ہے۔ واضح ہو کہ جو مرید اپنے پیر کے پاس آوے پیر کے پیچھے سے نہ آوے اور جب آوے اور پیر ذکر یا مراقبہ میں مشغول رہے تو اس وقت سلام یا مصافحہ نہ کرے اور کوئی مرید چھوٹا لڑکا لئے ہوئے پیر کے حضور میں نہ آوے اگر بضرورت دعا وتعویذ لڑکا لاوے تو دعا وتعویذ لے کر لڑکا لئے ہوئے پیر کے پاس سے جلدی علیحدہ ہو جائے، اور پیر کے پاس ہجوم کر کے نہ آوے۔ مگر بضرورت حلقۂ ذکر، یا مجلس اور بعد فراغت چلا جاوے تا کہ پیر کے اوقات میں خلل نہ ہو، اور پیر کے پاس میلا یا کشیف یا بدبودار کپڑا پہن کے نہ آوے، اور کوئی چیز بدبو کی ساتھ نہ لاوے۔

اور پیر کے سامنے جب بیٹھے تو پیر کی طرف متوجہ ہو کر چپ بیٹھا رہے دوسرے سے باتیں نہ کرے تا کہ پیر کی برکت کی تاثیر مرید پر آوے، اور مرید کو معلوم ہو، اور پیر کی باتوں کو دل لگا کر سنے اور اس کو دل سے قبول کرے، اور اس پر عمل کرے اور پیر جب کھڑا ہو تو اس کی تعظیم کے لئے خود بھی کھڑا ہو جاوے، اور پیر کے حضور میں زور شور سے نہ بولے، اور قہقہہ نہ کرے اور پیر کے سامنے پاؤں نہ پھیلاوے، اور تکیہ لگا کر نہ بیٹھے، اور پیر کے قول اور فعل کی پیروی کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے اگر پیر غصہ میں ہو تو ایسی تدبیر کرے کہ جو وجہ اس کے غصہ کی ہے وہ

معمول دوم: وقت ظہر درود اعلیٰ ۶ بار استغفار دیومی چودہ بار اور لاحول دس بار اور یـاَ حسیبُ اسی بار اور دعائے حزب البحر ایک بار اور دعائے حیدری ایک بار، اور سورہ والضحیٰ گیارہ بار۔ ایک شب آپ نے مریدوں کی بخشش کے واسطے خدا کی درگاہ میں دعا کی، اس کے جواب میں ندائے غیبی ہوئی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضىٰ ۔ قریب ہے کہ اللہ تجھ کو اس قدر دے گا کہ تو راضی ہو جائے اور یہ آیت اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ جبکہ آپ نے اپنی اُمت کی شفاعت اور بخشش کے واسطے دعا فرمائی تھی، اس آیت کے ندا سننے سے آپ بہت خوش ہوئے اسی وقت سے آپ نے گیارہ بار سورہ والضحیٰ پڑھنے کا معمول کر لیا تھا۔

معمول سویم: وقت عصر: درود اعلیٰ ۶ بار۔ استغفار دیومی ۱۴ بار اور لاحول دس بار اور یاحسیبُ اسی بار

معمول چهارم: وقت مغرب (اعوذ بِاللّٰہِ السمیعُ العلیم مِنَ الشیطان الرّجیم ۳/ بار) اور (ھُوَ اللّٰہُ الّذِیْ لاَ اِلٰہَ الاَّ ھو تا وھو العزیز الحکیم ایک بار) درود اعلیٰ ۶ بار استغفار دیومی ۱۴/ بار اور لاحول دس بار اور یا حسیب اسی بار بعد اس کے ایک مکان میں یارانِ طریقت جمع ہوتے تھے اور اُس مکان کی کھڑکی دروازے بند ہوتے تھے اور بصورت حلقہ صفیں ترتیب درست ہوتی تھیں اور اپنا اپنا ذکر پاس انفاس ونفی اثبات کا جس دم یا بلا حسب دم سب لوگ کرتے تھے۔ اس وقت سوائے مریدوں کے ملائکہ بھی بصورت آدمی آکر حلقہ ذکر میں شریک ذکر ہوتے تھے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حلقہ ذکر میں ملائکہ آتے ہیں اور وہی ذکر کرتے ہیں، جو حلقہ کے لوگ کرتے ہیں، بعد ختم ذکر کے آپ ایک مرید کو جداگانہ اپنے پاس بلاتے تھے اور اس پر توجہ دے کر رخصت کرتے تھے اور کبھی کل جماعت پر ایک جائی توجہ فرماتے تھے۔ اس وقت اکثر مریدوں کو حالت ہوتی تھی۔

اعوذ / ھو / اعلیٰ / استغفار / لاحول / حسیب

وَاَصْحَابِہٖ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ جَمِیْعاً ۝ چھ بار یہ درود جامع ہے۔ اعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر درجات کا جو بہت سے درودوں میں جداگانہ مذکور ہیں اور استغفار و یومی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْکَرِیْمَ الدَّیُّوْمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۝ چودہ بار جس کے پڑھنے سے پانچ بات حاصل ہوتی ہے۔ اول گناہ کی معافی دوسرے فراغتِ روزی تیسرے کثرتِ مال کی اور چوتھے کثرتِ اولاد نرینہ کی اور پانچویں زیادتی قوئے جسمانی اور روحانی اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ دس بار جس کے ایک بار پڑھنے سے ستر قسم کی بلا و بیماری و رنج و غم دفع ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اور سورۂ یٰسین جس کے ایک بار صبح کو پڑھنے سے پڑھنے والا اس دن خدا کی نگہبانی و امان میں رہتا ہے۔ اور دس ختم قرآن پڑھنے کا ثواب پڑھنے والے کو ملتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی دوسو اکتیس بار جس کے پڑھنے سے پڑھنے والا دین و دنیا میں رتبۂ اعلیٰ کو پہنچتا ہے اور اس کی دعا سے بیمار شفا پاتا ہے۔ اور کلمۂ توحید سو بار جس کے پڑھنے سے دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں اور پڑھنے والا عرش پر پہنچتا ہے۔ اور یَا حَسِیْبُ اسی بار یہ اسم اعظم ہے جس کے پڑھنے سے دین و دنیا کی حاجت روائی اور ہر مشکلوں میں آسانی اور جملہ مرادات دلی حاصل ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن حساب کے وقت یہ اسم بہت کام آوے گا اور حساب میں آسانی ہوگی۔ بعد اس کے آپ تا طلوع آفتاب ذکر و فکر میں مشغول بیٹھے رہتے تھے۔ اس وقت سوتے نہیں تھے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعد نماز فجر کے طلوع آفتاب تک سونا نہیں چاہئے۔

اگر ضرورت ہوتی تو کسی خاص مرید کو اس حجرہ میں اپنے پاس بُلا کر مرید کے لطائف پر جداگانہ یا یکجائی توجہ فرماتے تھے۔

اس تسبیح کی روح پڑھنے والے کی رات بھر نگہبانی کرتی ہے۔ اگر پڑھنے والے کسی خاص وقت جاگنے کی خواہش کرتے تو اس سے وہ اُسی وقت پر اُٹھے گا۔ تہجد پڑھنے والے کے لئے اس تسبیح سے بڑی آسانی ہے چنانچہ والا حضرت پیر مرشد کے عزیزوں میں ایک بزرگ تھے وہ اس تسبیح کو پڑھکر ہر شب سوتے تھے ایک شب کو خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی نے قریب آ کر اُن کی پیٹھ میں چٹکی لی۔ وہ گھبرا کے اُٹھ بیٹھے۔ اُسوقت دیکھا کی چھت سے ایک بچھو اُن کے بستر پر گرا۔ جس مقام پر اُن کی پیٹھ تھی۔ وہ بزرگ فرماتے تھے کہ اگر مجھ کو یہ تسبیح چٹکی لے کر نہ جگاتی تو میرے اوپر یہ بچھو گرتا اور مجھ کو نہ معلوم کتنی جگہ پر کاٹتا اور بعد اس تسبیح پڑھنے کے جب آپ اپنے بستر پر لیٹتے تھے۔ تو اس وقت ایک بار سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق و سورۂ ناس پڑھتے تھے۔ ان تینوں سورتوں سے قل کے لفظ نکال کر ۳ بار۔ اور ہر بار اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اُس ہاتھ کو سر سے پاؤں تک تمام بدن پر پھیرتے تھے واسطے صحت جسمانی و دفع بلیات شیطانی کے جیسا کہ حدیث شریف وارد ہے:

معمول ششم:۔ وقت تہجد درود نوری اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُ اللّٰهِ وَرُوْحِ الْعَالَمِيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ اَجْمَعِيْنَ ۵ انیس بار اور شب شنبہ کو قل ہو اللہ چالیس بار اور شب پنجشنبہ کو پچاس بار اور شب دوشنبہ کو ۶۰ بار اور شب سہ شنبہ کو ستر بار اور شب چہار شنبہ کو اَسّی بار اور شب پنجشنبہ کو نوے بار اور شب جمعہ کو ایک سو دس بار اور جملہ ۵ سو بار ایک ہفتہ میں ہوتا ہے۔ اور مہینہ بھر میں دو ہزار اور سال بھر میں چونتیس ہزار مرتبہ ہوتا ہے۔ جو پڑھتے تھے اور اس وقت خاص میں آپ کسی کو اپنے پاس نہیں بلاتے تھے۔

چنانچہ ایک دن شہر بنارس محلّہ مدنپورہ میں برادر طریقت کریم اللہ شاہ صاحب کے مکان پر حلقہ ذکر کا بجماعت کثیر مرتب ہوا۔ اور سب نے ذکر پاس انفاس اور نفی اثبات کا با حبس دم یا بلا حبس دم کے ساتھ شروع کیا بعد اس کے آپ نے یکجائی کل جماعت پر توجہ دی اور سبھوں کو حالت ہوئی، کسی کو بیقراری وگریہ زاری تھی اور کوئی مانند مُرغ بسمل اور کوئی مثل ماہی بے آب فرش پر تڑپتا تھا۔ اور کوئی اپنا ہاتھ پاؤں اور کوئی سر پٹکتا تھا۔ اس قدر شور وغوغہ ہوا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی۔ اسی عرصہ میں ایک درویش منیر شاہ نامی ردولی کے اس جماعت میں آئے ان کی بھی وہی حالت ہوئی جو سب کی تھی بعد فراغت جب سب لوگ بیٹھے تو منیر شاہ صاحب نے حضرت کے حضور میں عرض کیا کہ میں چشتیہ ہوں تمام درگاہوں پر پھرا ہوں اور مجلس سماع میں شریک ہوا ہوں مگر ایسی مجلس زور شور کی ہم نے کہیں نہیں دیکھی۔

معمول پنجم: وقت عشاء درود اعلیٰ ۶ بار استغفار دیومی ۱۴ بار اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ دس بار اور یا حسیب اسی ۸۰ بار چونکہ درود اعلیٰ پڑھنے کے عدد اکتیس بار ہیں لہٰذا پانچوں وقت پڑھنے تو چھ چھ بار اور اگر صرف شب کے وقت پڑھے تو اکتیس بار۔ اور استغفار دیومی کی تعداد ستر بار ہے۔ اگر پانچوں وقت چودہ چودہ بار نہ پڑھے تو صرف شب کے وقت ستر بار پڑھ لیوے اور لاحول ولاقوۃ کی تعداد پڑھنے کی حسب قول عالی حضرت پیران رضی اللہ عنہٗ کے پچاس بار ہے۔ اگر پانچوں وقت دس دس بار نہ پڑھے تو صرف شب کے وقت پچاس بار پڑھ لیوے، اور یا حسیب کے پڑھنے کے عدد ۴۰۰ ہیں۔ اگر پانچوں وقت اسی ۸۰ بار نہ ہو سکے تو صرف شب کے وقت ۴۰۰ بار پڑھ لیوے۔

اور جب آپ سونے کے لئے بستر پر جاتے تھے تو تسبیح فاطمہ پڑھتے تھے وہ تسبیح یہ ہے: سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد اللہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ بار اور فرماتے تھے کہ

سند خلافت کی عطا ہوئی۔ اور چاندی سونے کا ایک سونٹا اور ایک مُرچھل اور ایک پلنگ چاندی کے پایوں کا عنایت فرمایا۔ پھر وہاں سے آپ رخصت ہوئے اور ویسی ہی عصا۔ اور مُرچھل بنوا کے آپ اپنے ساتھ رکھتے تھے اور ایک بار شہر بنارس سے مقام مڑواڈیھ میں حضرت طیب شاہ قطب بنارسیؒ کے روضہ میں مع مریدان کثیر کے آپ تشریف لے گئے اور اس قدر دیر تک مزار پر مراقب ہو کر بیٹھے کہ تیسرا پہر ہو گیا۔ اور سب بھوکے تھے کسی نے کھانا نہیں کھایا تھا اس وقت حضرت قطب صاحب مزار مبارک سے نکلے اور سب کے سامنے ہر قسم کا کھانا وکھلایا آپ نے یہ سمجھا کہ یہ کسی قسم کا فیضان ہے۔ جو بصورت غذا کے پیش ہوا ہے۔ مگر جب آپ مع مریدوں کے روضہ سے تشریف لائے اور بیٹھے تو اجنہ جو تو ابع مزار شریف کے ہیں وہ ہر قسم کا کھانا شہر سے لائے اور آپ کے اور سب مریدوں کے سامنے رکھا۔ سب لوگوں نے آسودہ ہو کر کھایا۔ اور بہت کھانا بچ رہا۔ وہ سب کھانا وہاں کے مجاور کو دیا گیا آپ نے فرمایا کہ اب یقین ہوا کہ آپ قطب و شاہ ولایت بنارس کے ہیں جیسا کہ ہمارے پیر مرشد سید شاہ عبدالعلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اجنہ کثیر آپ کے مزار کی خدمت کے واسطے ہیں مقرر ہیں۔

معمول ہشتم : اور واسطے مرید ہونے کے جو دور دور سے آئے تھے۔ اور کسی مرید کا خط سفارش لاتے تھے۔ تو آپ ان کی بیعت قبول کر کے اُن کو مرید کر لیتے تھے، اور جو لوگ قرب جوار کے رہنے والے مرید ہونے کو آتے تھے تو آپ ان سے استخارا کراتے تھے، جب استخارا میں ہدایت ہوتی تھی۔ تو مرید کرتے تھے نہیں تو واپس کرتے تھے چنانچہ ایک بستی ہرداس پور یہاں سے پانچ کوس پر واقع ہے۔ وہاں کے رہنے والے میاں محمد تقی مرید ہونے کے لئے دو برس تک چند بار آئے اور واپس گئے۔ تیسرے برس آئے اور کہا کہ اپنے وطن سے آپ کی طرف آتا ہوں تو شوق

معمول ہفتم: اور جب کبھی کسی بزرگ کے مزار پر آپ تشریف لے جاتے تھے تو اُن بزرگ کے سامنے پورب رُخ کھڑے ہوکر اَلسَّلامُ عَلَیکُم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتُہٗ کہہ کے ۳ بار درود اور ایک بار سورۂ الحمد اور ۳ بار سورۂ قل ھو اللہ پھر ۳ بار درود پڑھ کے ثواب اس کا صاحب مزار کے نذر کر کے اُسی رُخ بیٹھ کر مراقب ہوتے تھے۔ جو کچھ فیض مزار کا بصورت انوار یا سردی گرمی یا سُکر دِسرور یا بصورت میوہ جات یا کھانا پانی یا دودھ یا شیرینی پیش ہوتی۔ یا ان بزرگ سے ملاقات بات ہو جاتی تھی تو آپ مراقبہ ختم کر کے ہاتھ اُٹھا کر سُبحَانَکَ رَبِّکَ ربِّ العِزَّتِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلیٰ المرسَلِینَ وَالحمد لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ. پڑھ کر وہاں سے رخصت ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک بار سید حمزہ چشتیؒ جونپوری کے مزار پر آپ تشریف لے گئے اور مسجد کے اندر پچھم رخ نماز پڑھ کے بیٹھے تھے کہ حضرت سید صاحب اپنے مزار سے نکلے اور پچھم آپ کی پشت کے پاس آئے اور آپ کا داہنا بازو پکڑ کے یہ کہا کہ طریقۂ چشتیہ میں ہم تم کو اجازت دیتے ہیں۔ جب تمھارا وقت آئے گا تب ہم کو یاد کرنا۔ چنانچہ مرزا عطا بیگ ساکن اعظم گڑھ ایک پہلوان تھا جس کا قد چھوٹا اور بدن بھی ہلکا مگر کشتی باز تھا۔ لوگ اُسکو حضرت کے حضور میں ولید پور لائے۔ آپ نے فرمایا کہ تم جونپور جاؤ۔ حضرت سید حمزہ چشتیؒ کے مزار پر ہمارا سلام کہیے اور فاتحہ پڑھ کے اپنی حاجت واسطے قوت کشتی کے عرض کر کے چلے آؤ، جب وہ جونپور سے واپس ایا۔ تب آپ نے فرمایا۔ جا تو جس سے لڑے گا غالب رہے گا۔ چنانچہ یہاں سے کلکتہ تک بڑے بڑے نامی پہلوانوں سے وہ لڑا اور غالب آیا۔ اور سینکڑوں روپیہ انعام پایا۔ پھر آپ حضرت سلطان الاولیاء محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ کی درگاہ کچھوچھہ شریف میں تشریف لے گئے اور وہاں مراقب ہوکر بیٹھے عالم مثال میں مزار مبارک کی طرف سے ایک

العظیم اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ ہمارے پاس مرید ہونے کی شرط یہ ہے کہ تعلیم ذکر کی لے کر ذکر و شغل بطریق معمولی کیا کرے۔ ذکر و شغل سے غافل نہ ہو۔ اور جب آپ کسی کو مرید کرتے تھے۔ تو بیعت اُس کی کبھی خلوت میں اکیلے اور کبھی مجمع میں مریدوں کے ہوتی تھی۔ لیکن تعلیم ذکر و شغل کے مجمع میں کبھی نہیں کرتے تھے بلکہ ایک مرید کی تعلیم دوسرے مریدوں کے سامنے بھی نہیں کرتے تھے کیونکہ درجات مریدوں کے مختلف ہیں۔ اور ہر درجہ کی تعلیم جداگانہ ہے۔ اس وجہ سے ایک کی تعلیم دوسرے کے سامنے مناسب نہیں ہوتی۔ اور تعلیم کے وقت ۳ بار درود اور ایک بار سورہ فاتحہ اور ۳ بار سورہ اخلاص پھر ۳ بار درود پڑھ کر ثواب اس کا اپنے پیروں کے نذر کر کے گیارہ بار لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ پڑھ کے اپنی انگشت شہادت پر دم کرتے تھے۔ اور جس لطیفہ کی تعلیم مرید کے منظور ہوتی تھی اُس کا نشان دینے کو وہی اُنگلی اس پر رکھ دیتے تھے اور زبانی بھی مرید سے فرماتے تھے کہ فلانا لطیفہ ہے اس کو خیال سے دیکھا کرو اور اُس کی طرف متوجہ رہو اور جو ذکر مناسب ہوتا ہے اُس کی تعلیم اور طریقہ مرید سے بصراحت تمام فرماتے تھے۔ پہلے ذکر پاس انفاس اسم ذات کا بتلاتے تھے۔ جب وہ صاف ہو گیا تو بعد اس کے نفی اثبات کلمۂ توحید کے ذکر کی تعلیم فرماتے تھے جب ساتوں لطیفوں میں بدفعات حرکت ذکر کی جاری ہوگئی اور ہر ایک رگ و ریشہ حرکتِ ذکر سے معمور ہو گیا اور وہ سب حرکت آوازیں ہوگئی۔ مثل باراں کے بعد اس کے مثل آواز شہد کی مکھی کے پرون کی۔ بعد اُس کے وہ سب آوزیں مل کر مثلِ آواز گھنٹہ کے جب کہ وہ ٹھوکنے سے مونگری کے گونجتا ہے۔

بعد اس کے آمدنی انوار کی شروع ہوتی ہے۔ اس وقت آپ مراقبات کی تعلیم فرماتے تھے۔

سے میرا پاؤں ہوا پر ہوتا ہے۔ لیکن جب یہاں سے واپس جاتا ہوں تو میرا پاؤں زمین سے نہیں اُٹھتا۔ اور رونے لگے اُس وقت چند مریدان حاضر تھے سب نے اُن کی سفارش حضرت کے حضور میں کی تب آپ نے میاں محمد تقی سے فرمایا کہ یَا عَلِیْمُ ڈیڑھ سو بار پڑھکر سو رہو۔ جو خواب دیکھو وہ ہم سے کہو۔ محمد تقی ڈیڑھ سو بار پڑھ کے اپنے بستر پر شب کو سو رہے، صبح کو حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے پیری مریدی کے متعلق کچھ نہیں دیکھا، صرف یہ دیکھا کہ ایک بزرگ آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دیوان عرفی پڑھو۔ آپ نے فرمایا کہ بس اجازت ہوگئی، کیونکہ بیعت کی دو قسم ہیں ایک عرفی ہے کی جو دست بدست حضوری میں پیر کے ہوتی ہے۔ دوسری بیعت اویسی ہے جو غیبت میں پیر کے ہوتی ہے جیسا اعلے حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے خرقۂ مبارک اپنا حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا تھا۔ حالانکہ حضرت خواجہ اویس صاحب حضوری میں آپ کے نہیں آئے تھے۔ پس تم کو بطریقہ عرفیہ بیعت کی ہدایت ہوگئی۔ تب آپ نے اُن کو مرید کر کے اپن کو تعلیم فرمایا اور ختم مجدد پڑھنے کی اجازت دی اور فرمایا کہ ہمارے پیر نے بعد بیعت کے فرمایا کی ختم مجدد پڑھا کرو۔ اس میں دین دنیا کی دونوں کامیابی ہوگی اور تم اپنے منزل کو پہونچ جاؤ گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالَ اِلَیَّ اَدْوَمُهَا وَاِنْ کَانَ اَقَلَّهَا یعنی خدا کے نزدیک عمل محبوب وہی ہے جو دائمی ہوا اگر چہ تھوڑا ہوا۔ اور اسی طرح سب مریدوں کو آپ بعد بیعت ختم مجدد پڑھنے کی تعلیم وتاکید فرماتے تھے۔ جس کے ایک بار پڑھنے ستر قسم کی بلا و بیماری حتیٰ کہ رنج وغم بھی دفع ہوتا ہے۔ وہ ختم مجدد یہ ہے سو بار درود اوّل اور سو بار آخر میں ۵۰۰ سو بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس ترکیب سے کہ ننانوے بار بار اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سینکڑویں بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِی

عورت کو محرم ہو یا نامحرم ہاتھ پکڑ کے مرید نہیں کرتے تھے اور جو عورت فقیری کے ذکر شغل کے لائق و شائق ہوتی تھی۔ اُس کے شوہر تعلیم یافتہ کو آپ فرماتے تھے کہ وہ اپنی زوجہ کو تعلیم کرے اور وہ عورت جب سیکھ لے اور پختہ تعلیم کے لائق ہو تو دوسری عورتوں کو تعلیم کرے۔

معمول دہم: غذا کی نسبت آپ کا معمول یہ تھا بڑا گوشت گائے بھینس یا نیل گائے کا گوشت آپ نہیں کھاتے تھے فرماتے کہ اس قسم کا گوشت دل کو سخت کرتا ہے اور مچھلی بھی آپ نہیں کھاتے تھے۔ اس کی نسبت آپ فرماتے تے کہ مچھلی کثیف ہے قلب کو میلا کرتی ہے اور شب کے وقت آپ کھانا کم کھاتے تھے اور پانی کم پیتے تھے اور کم سوتے اور فرماتے تھے کہ فقیروں کا وقت خاص رات کا ہے۔ زیادہ کھانے و پانی پینے و سونے میں وقت شب کا خراب کرنا فقر کو مناسب نہیں ہے۔ آپ غذائے لطیف جو جلدی ہضم ہو کھاتے تھے۔ بکری کا گوشت جس میں کدو کی ترکاری یا پالک کا ساگ، یا مونگ کی دھوئی ہوئی دال و پھلکہ یا کبھی یخنی پلاؤ نرم خوب گلا ہوا کھاتے تھے۔ اور انبہ شیریں رفیق عرق کا آپ کو بہت پسند تھا۔ اور شیر برنج بھی آپ شوق سے کھاتے تھے اور میوہ جات و غذائے ثقیل آپ کو پسند نہیں تھا۔ فرماتے تھے کہ فقیر کو ہر طرح سے سبک رہنا چاہئے۔ غذائے ثقیل کے ہضم میں دیر و تکلیف ہوتی ہے۔ خیالات میں فرق پڑتا ہے، اور گائے کا دہی پانی ڈال کے پتلا کر کے اور شیرینی یا نمک یا زیرہ پڑا ہوا آپ اکثر کھاتے تھے۔ جب کہ معدہ میں کچھ حرارت ہوتی تھی۔ اور قلبی حرارت میں زہر مہرہ خطائی اور گجراتی الائچی اور طباشیر شربت انار میں ملا اندک کیوڑا پڑا ہوا اکثر آپ کے استعمال میں رہتا تھا۔ جو قلبی گرمی کے دفیعہ کے واسطے عمدہ دوا ہے۔

معمول یازدہم: (بابت پوشاک) کپڑا آپ عمدہ پہنتے تھے۔

معمول نہم: عورتوں کے بیعت کرنے میں آپ کا طریقہ یہ تھا کہ جو عورت کہ آپ کے سامنے ہوتی تھی اور محرم تھی اس کو آپ سامنے بلا کے بٹھا لیتے تھے اور اپنا رومال صوفیانہ سیاہ حلقہ دار جو سوا گز کا ہوتا ہے اس کا ایک گوشہ وہ عورت اپنے دونوں ہاتھ سے پکڑ لیتی تھی۔ اور اک طرف رومال آپ کے دونوں ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اس وقت جو کلمات مردوں کو مرید ہونے کے وقت پڑھائے جاتے ہیں وہی سب اُس عورت کو بھی آپ پڑھاتے تھے۔ اور بعد بیعت کے آپ ہاتھ اٹھا کے اس کے لئے دُعا کرتے تھے۔ اور دعا میں یہ پڑھتے تھے۔ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَۃ وفِی الاٰخرۃ حَسَنَۃ ط وَقِنَا عَذَابَ النَّار وَلاَ تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمۃ اِنکَّ اَنْتَ الْوَّھَاب ٥ بعد دعائے کلمات عربی کے ہندی میں آپ فرماتے تھے کہ خداوند جو کام تیرے پسند کا ہو اس کا کرنے کی توفیق دیجیو۔ اور جو کام تیری مرضی کے خلاف ہو اس سے باز رکھیو اور دنیا میں ہر بلا سے بچائیو، اور عاقبت میں اپنے عذاب سے محفوظ رکھیو اور ہمیشہ اپنی محبت اور اپنے ذکر و فکر میں مشغول رکھیو اور بعد دعا کے زبانی مرید سے فرماتے تھے کہ دنیا سے محبت نہ رکھنا اور خدا سے ڈرتے رہنا اور دین کا کام کرتے رہنے۔ اور جو عورتیں سامنے آپ کے نہیں آتی تھیں اور نامحرم تھیں وہ پردہ کے اندر ہوتی تھیں۔ اور کوئی مرد اُن کا محرم اُن کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور ایک گوشہ رومال کا وہی اُس عورت کے ہاتھ میں دیتا تھا اور دوسرا گوشہ پردہ کے باہر آپ کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اور وہی کلمات معمولی بیعت کے وقت آپ باآواز بلند عورتوں کو سناتے اور عورتیں آہستہ اُس کو پڑھتی تھیں اور وہ مرد محرم اُن کو بتلاتا تھا جہاں کہ وہ بھولتی تھیں۔ بعد اُس کے وہی دعا اور وہی کلمات نصیحت کے آپ فرماتے تھے اور زبانی ذکر کلمہ کا اور لاحول ولا قوۃ اور تسبیح حضرت بی بی فاطمہؓ اور جو کچھ اُس کے مناسب حال ہوتا وہ بھی اس کو تعلیم فرماتے تھے اور کسی

حاملہ کو درد پیدا ہوا تو اس وقت آپ اسمائے اصحاب کہف لکھوا کر اس کا تعویذ بنا کے اس عورت کے پاس بھیج دیتے کہ وہ عورت اس کو گلے میں پہنتی۔ جس سے درد رفع ہو جاتا تھا۔ اور حمل کی نگہبانی رہتی تھی۔ یہاں تک کہ ایام پورے ہو کر لڑکا پیدا ہوتا تھا۔ اور لڑکا اور ماں اُس کی صحیح و سالم رہتی تھی۔ اور وہ تعویذ گرتے ہوئے جس مکان میں لگا دیا جاوے۔ تو وہ گرتا نہیں۔ جب تک کہ مالک مکان اُس کو نہ گرادے۔ اور چور و موذی جانور بھی اُس مکان میں نہیں آتے اور جو سات بار اُس کو پڑھ لیوے۔ تو گھر میں یا میدان میں ہو غرق و برق اور شرق اور جملہ آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ اسماء اصحاب کہف کے یہ ہیں۔ الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط۔ تبیونس اذرفطیونس کشافطیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر ہ اور واسطے حفاظت کے بیماری وبائی سے۔ شیر خدا حضرت علی مرتضٰی کے نام کی ایک دعا جو آپ کو غیب سے ملی ہے۔ اس کو آپ لکھوا کے وتعویذ بنوا کے عنایت فرماتے تھے جس نے وہ تعویذ پہنا محفوظ رہا۔ وہ دعائے غیبی یہ ہے: الٰہی بحرمت غالب کال غالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہ اور جو کوئی مریدوں میں رزق سے تنگ ہوتا تو آپ فرماتے تھے کہ یا وھاب پانچ سو بار روزانہ دن و رات میں کوئی وقت مقرر کر کے مع اول و آخر پانچ پانچ بار درود کے پڑھ کیا کرو۔

واضح ہو کہ جب یہ کتاب معمولات ہم نے مرتب کی اور حضرت غوث الوقت چراغ ربانی مولانا مرشدنا مولوی محمد کامل صاحب مجدد ماتہ ثالثہ قدس اللہ سرہٗ کے حضور میں پیش کیا۔

تب آپ نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھوا کر سنا اور چند سطریں اس کے کتاب کے اوصاف میں لکھائیں۔ بعد اس کے اپنے دستخط تاریخ و مقام کے بنایا۔ جو کہ ذیل میں ھدیۂ ناظرین کی جاتی ہیں۔ پھر ایک خط معمولات کے جلد طبع ہونے

آپ فرماتے تھے کہ عالی حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہٗ کی نسبت ہے عمدہ کپڑا پہننا۔

ایک روز عالی حضرت محبوب کا خادم اُس بزار کی دوکان پر گیا کہ جس دوکان پر خاص بادشاہی کپڑے رہتے تھے۔ خادم نے اس دوکاندار سے کہ وہی کپڑے لاؤ جو بادشاہی ہیں اس دوکاندار نے کہا کہ حضرت تو فقیر ہیں۔ وہ بادشاہی کپڑے کیا کریں۔ اُس وقت دوکان کے اوپر سے ایک پتھر دوکاندار کے زانو پر گرا اور زانو اس کا زخمی ہو گیا۔

اسی حالت میں اُس کو لوگ عالی حضرت محبوب سبحانیؒ کے حضور میں لے گئے۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا تو نے جو اعتراض میرے اوپر کیا۔ وہ اعتراض تیرا پتھر کی صورت ہو کر تیرے زانو پر گرا۔ اور زانو تیرا بیکار ہو گیا۔ پھر آپ نے اُس کے اوپر رحم کر کے ہاتھ اپنا اُس کے زانو پر لگا دیا۔ وہ اسی وقت اچھا ہو کر اپنی دوکان گیا۔ اور فرماتے تھے کہ لباس کی طہارت وصفائی و خوبی سے ہمت اور قوت قلبی میں ترقی ہوتی ہے۔ اور باطن صفائی و طہارت مقتضی ہے۔ جو ظاہر کی طہارت وصفائی کی۔

اور جب کسی عورت کے حمل رہتا اور ایام حمل کے پورے ہو جاتے اور لڑکا پیدا ہونے کا درد اُس کو ہوتا اور واسطے آسانی پیدائش کے آپ کے پاس کوئی آتا۔ تو آپ اس سے گڑیا بھیلی تولہ دو تولہ منگا کر اُس میں تین حصے کرتے تھے اور تینوں حصوں پر آیت کریمہ وَاَلْقَتْ مَافِیْھَا وَتَخَلَّتْ تین بار پڑھ کر اُس پر دم کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ پہلے ایک حصہ حاملہ کو کھلانا اگر اُس سے کام پورا نہ ہو تو دوسرا حصہؔ کھلانا۔ اگر اس سے بھی آسانی نہ ہو تو تیسرا حصہ کھلانا اکثر ایسا ہوا کہ جب کوئی آدمی خبر در کی آپ کے پاس لایا اسی وقت وہاں لڑکا پیدا ہو گیا۔ نہیں تو بعد کھلانے گڑ کے فوراً آسانی کے ساتھ بچہ پیدا ہو گیا۔ اور اگر ایام حمل کے پورے نہیں ہوتے اور

اسمائے گرامی خلفاء حضرت چراغ ربانی مولانا محمد کامل صاحب نعمانی معہ نام ونشان قیامی جو سیر وسلوک فقیری کا تمام کرکے

نمبر شمار	نام خلیفہ معہ سکونت	نام جائے قیام	نمبر شمار	نام خلیفہ معہ سکونت	نام جائے قیام
١	مولوی محمد اوصاف علی صاحب مہاجر ساکن قصبہ چریا کوٹ ضلع اعظم گڈھ	مکہ معظمہ	٨	حافظ بخش اللہ صاحب شہر جونپور محلہ ملاٹولہ	شہر کلکتہ
٢	سید مولوی قیام الدین صاحب مہاجر کشمیری ساکن شہر جونپور	ہجرت کرکے جاتے تھے فیض آباد میں انتقال کیا	٩	شاہ عبدالکریم صاحب ساکن شہر جونپور محلہ میرمست	جونپور
٣	مولوی مبارک علی صاحب ساکن شہر چاٹگام	حیدرآباد	١٠	شاہ عبدالواحد صاحب ساکن محلہ سپاہ جونپو شہر جونپور	ملک برہما
٤	مولوی ابو محمد نصر اللہ صاحب دیوانہ ساکن قصبہ بھادوں ڈاکخانہ دیدارگنج ضلع اعظم گڈھ	قصبہ بھادوں	١١	حافظ عبدالرزاق صاحب ساکن ٹانڈہ محلہ سکراول ضلع فیض آباد	شہر ٹانڈہ
٥	حکیم ولی اللہ شاہ صاحب ساکن سبرحد ڈاکخانہ شاہ گنج ضلع جونپور	تکیہ ملہر متعلقہ ریاست چھتر پور	١٢	حافظ شاہ محمد یحییٰ صاحب ساکن شہر ٹانڈہ محلہ سکراول ضلع فیض آباد	شہر ٹانڈہ
٦	خلیفہ نوری سالار شاہ صاحب	شہر غازیپور	١٣	شیخ البنارس شاہ محمد اسحاق صاحب ساکن محلہ مدنپورہ شہر بنارس	شہر بنارس
٧	جونپوری متصل اٹالہ مسجد	محلہ ستی مسجد	١٤	خلیفہ محبوب حافظ	

کے لئے برادر طریقت خلیفۂ محبوب حافظ محمد یعقوب صاحب ساکن مدنپورہ شہر بنارس کے نام لکھایا کہ نورچشم درویشاں صوفی محمد جان نے ہمارے معمولات کو مرتب کیا ہے۔ جو ہمارے خلفاء اور مریدان کے کام آوے گا جس کا چھپنا ضروری ہے۔ لہٰذا تم بنارس کے مطبع سے اجرت چھپائی دریافت کرکے بھیج دو۔ ہنوز جواب خط نہ آیا تھا۔ کہ حضرت نے اس دار فانی کو چھوڑ سفر آخرت فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا الیہ رَاجِعُوْنَ٥

نقل تقریظ از حضرت چراغ ربّانی مولانا محمد کامل صاحب نعمانی قدس سرہٗ

آج یہ کتاب صافی ہمارے معمولات کی نورچشم درویشاں صوفی محمد جان نے مرتب کرکے ہمارے سامنے پیش کی۔ تو ہم نے دیکھا کہ عالم مثال میں یہ کتاب مثل ماہتاب کے ہے۔ جس کی روشنی تمام عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس مشاہدات سے یقین ہوا کہ اس کتاب کے فیض سے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ خدا مبارک کرے۔ اور فیض اس کا لوگوں کو پہونچاوے اور صوفی محمد جان کو اس کا اجرِ اعظیم عنایت فرماوے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

العبد

محمد کامل نعمانی عفا عنہ مقام ولید پور ضلع اعظم گڈھ

المرقوم ۱۱ ر جمادی الاوّل ۱۳۲۲ھ ہجری

۳۱ ۳۲	صوفی محمد جان غفر اللہ ذنوبہ حافظ عبداللہ شاہ صاحب ساکن محمد میر مست جونپور عبداللہ شاہ صاحب ساکن محلہ گھسیاری ٹولہ	ڈاکخانہ محمد آباد گوہنہ بنارس	۳۳	متصل راج گھاٹ علاقہ آدم پور شہر بنارس سید شاہ فدا حسین صاحب ساکن محلہ منگل واڑہ شہر بھوپال	بھوپال

واضح رہے ہو کہ حافظ عبداللہ صاحب جونپوری و شاہ عبداللہ صاحب بنارسی کو بعد ترتیب معمولات ونقشہ اسمائے خلفاء کے جناب حضرت مولانا صاحب قبلہ نے و نقشہ خلافت سے سرفراز فرمایا تھا اور سید شاہ فدا حسین صاحب بھوپالی کو حضرت چراغ ربانی کے روحی حکم کے مطابق بعد وصال جناب مرحوم کے اجازت وخلافت دی گئی۔ اس وجہ سے ان تینوں اسماء کا نمبر شمار فقیر کے بعد قائم ہوا۔

شجرہ منظومہ

مکرمی استادی برادر طریقت مولوی ابو محمد نصر اللہ صاحب دیوانہ ساکن موضع بھادوں پرگنہ ماہل ضلع اعظم گڈھ جس نے اپنی وفات کے دو مہینے پیشتر اس خاکسار سے وصیت کی تھی کہ اس شجرہ کو ہمارے اپنی کسی کتاب میں طبع کر دینا موصوف مرحوم حضرت چراغ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیادے خلیفہ تھے، عرصہ تک حضوری میں رہ کر درجات سیر وسلوک کے طے کر چکے تھے۔ اکثر حالت جذب کی اُن پر طاری رہتی تھی اس وجہ سے حضرت قدس سرہ اُن کو دیوانہ شاہ کے لقب سے

	محمد یعقوب صاحب ساکن مدنپورہ شہر بنارس	شہر بنارس
۱۵	حاجی نتھو شاہ صاحب ساکن محلہ مدنپورہ شہر بنارس	''
۱۶	حافظ محمد ابراہیم صاحب ساکن محمد علی پورہ بنارس	
۱۷	شاہ ثناء اللہ صاحب ساکن ہنومان پھاٹک شہر بنارس	
۱۸	شاہ الٰہی بخش ساکن محلّہ چوک شہر بنارس	''
۱۹	شاہ ابوالفضل صاحب ساکن محلّہ گنگہٹہ شہر بنارس	
۲۰	شاہ محمد قاسم صاحب ساکن محلّہ گروٹولہ متصل یک طاقہ پل شہر اعظم گڈھ	شہر اعظم گڈھ
۲۱	شاہ محمد حسن صاحب ساکن قصبہ املو متصل مبارکپور ضلع اعظم گڈھ	املو
۲۲	حافظ شاہ محمد علی صاحب ساکن موضع سکٹی متصل مبارکپور ضلع اعظم گڈھ	شہر بمبئی محلہ چوکی

۲۳	شاہ محمد زماں صاحب ساکن موضع اوندورا ڈاکخانہ مدھوبن ضلع اعظم گڈھ	ریاست گوالیار
۲۴	شاہ محمد تقی صاحب بہ تخلص فدا محلّہ ستی مسجد شہر غازیپور	کلکتہ
۲۵	شاہ محمد فقیر اللہ خانصاحب ساکن موضع گھوسیانہ ڈاکخانہ بکرم گنج ضلع شاہ آباد	گھوسیا
۲۶	خلیفہ جلیل کبیر شاہ محمد اسماعیل صاحب ساکن موضع دسنہ ڈاکخانہ استھوان متعلقہ بہار	بانکے پور پٹنہ
۲۷	شاہ سید علی عاشق صاحب ساکن موضع بنار متعلقہ بہار	بہار
۲۸	شاہ عبدالرحمٰن صاحب ساکن مکہ معظمہ	مکہ معظمہ
۲۹	عالیجاہ امیر شاہ صاحب ساکن محلّہ کچوڑی گلی شہر بنارس	مقام بانکا ضلع بھاگلپور
۳۰	فقیر حقیر کمترین خلفائے خادم آستانہ پیر ناتواں	قصبہ ولید پور

پکارا کرتے تھے۔ تاریخ ۱۹/ ذیقعدہ ۱۳۲۰ ہجری کو وفات فرمائی۔ مزار مبارک آپ کا موضع بھادوں میں ہے۔ عرس سالانہ آپ کے فرزندان شیخ منصب علی و فرزند علی کیا کرتے ہیں۔

شجرہ منظومہ

اے خدائے خالق ارض و سما	بہر اسرار محمد مصطفےٰ	وز پے راز علی مرتضیٰ
آں امام اولیاء شیر خدا	وز پئے سرِ امام المومنین	سید الشہداء حسین شاہ دیں
بہر اشک حضرت زین العبا	بہر فیض باقر شاہ ہدیٰ	بہر صدق جعفر صادق امام
بہر علم موسیٰ کاظم ہمام	وز برائے رہبر خاص و عام	آں علی موسیٰ رضا فخر انام
وز پئے معروف کرخی پاکذات	بہر عبداللہ سری خوش صفات	بہر عرفانِ جنید پاک باز
وز پئے شبلی شہ راز و نیاز	وز پے روحؔ ابوالقاسم فقیر	بہر بوالفضل شہ روشن ضمیر
بہر فیض بوالفرح عالی جناب	بہر روح بوالحسن شوکت مآب	بہر روح بوسعید دستگیر
بہر عبدالقادر پیران پیر	بہر سر آں محی علم دیں	عبدالرزاق امام حق گزیں
بہر شرف الدین قتال امین	مظہر حق مصدر نور یقین	بہر سر پاک شاہ اصفیا
عبدالوہاب امام اولیاء	وز پے سید بہاؤ الدین امیر	آنکہ در عرفاں نشد اور انظیر
وز پئے سید عقیل پاک دین	خاتم سرِ ولایت رانگین	بہر شمس الدین صحرائی خطاب
مرجع عالم معارف را آماب	وز پئے شاہ گدا رحمٰن بشیر	بہر شمس الدین عارف بینظیر
بہر روح سید رحمٰن گدا	وز پے شاہ فضیل رہنما	وز پے شاہ کمال کیتھلی
باب حلم و افتخار ہر ولی	بہر اسکندر ولی خوش بہار	ابن شاہ عارفاں حضرت عماد
بہر روح شیخ نامدار	الف ثانی مجدد کامگار	وز پے آدم بنوری پاکباز